کتاب مستطاب

قَولُ السُّلطَانُ

فِی رَدِّ النُّعمَانُ

بُنُ الثَّابِتُ أبُوحَنِیفَهُ کُوفِی

اردو اقوال کا مجموعه



مصنف

ابوجعفر منتظر مہدی امامی

کتاب مسطتاب

قَولُ السُّلطَانُ

فِی رَدِّ النُّعمَانُ

بْنُ الثَّابِتُ أبُوحَنِیُفَه کُوفِی

اردو اقوال کا مجموعه

مصنف

ابوجعفر منتظر مهدی امامی

بِسۡمِ اللّٰه

الرَّحۡمٰنِ

الرَّحِيۡمِ

فہرست

عنوان **صفحہ**

(･∠)

مقصد تالیف

آج کل کچھ لوگ آئمہ معصومینؑ ، اولادؑ رسولؐ کی شان گھٹانے کی بڑی پرزور کوششوں میں لگے ہوئے ہیں ، لیکن وہ اپنے امام کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس مذہب کو مانے ہوئے ہیں ؟ آخر ان کا دین ، دینِ محمدیؐ ہے بھی یا نہیں ؟ ان کا امام [معاف کیجیے گا] مسلمان ہے بھی یا نہیں ؟ یہ سب باتیں واضح کرنے اور فقہ حنفیہ والوں کا خیال ان کے امام بنام ابوحنیفہ کی جانب مبذول کرانے کی خاطر یہ کتاب تصنیف کی ہے -

میں نے اس کتاب میں امام اہلسنت ،

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطیٰ بن ماہ الکوفی تیملی ، نصرانی الاصل کی بھرپور مذمت کتب اہلسنت سے نقل کی ہے اور تواتر سے جرح نقل ہوئی ہے -
میں پوری کتاب لکھنے کے بعد بھی اس نتیجے پر نہ پہنچ سکا کہ آخر ابوحنیفہ کا اصل مذہب کیا تھا ؟ کہیں وہ نصرانی یا مجوسی ایجنٹ تو نہیں تھا ؟
کیونکہ آگے آپ اس کتاب میں ملاحظہ کرلیں گے کہ کسی نے انکو نصرانی بتایا تو کسی نے یہودی ، کسی نے مشرک مانا تو کسی نے مرتد ، کسی نے زندیق ٹھرایا تو کسی نے دہریہ ، کسی نے مرجئی بولا تو کسی نے جھمی ، کسی نے جھوٹا بولا تو کسی نے جاہل ، کسی نے کافر بولا تو

کسی نے مسلمان اور کسی نے سنی کہا تو
کسی نے شیعہ کہہ دیا !!!
بحرحال انکا شیعہ ہونا محال ہے کیونکہ
انپر امام جعفر صادقؑ نے لعنت فرمائی ہے ،
ملاحظہ کریں مجروحین لابن حبان اور
الکافی الکلینی ۔
بس اسی لیے یہ کتاب لکھ دی کہ کوئی اپنا
امام بھی دیکھے اور میرا بھی دیکھے یعنی
مولا امام جعفر صادقؑ ۔

والسلام

(من المصنف ابوجعفر امامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

الْمَعْصُوْمِيْنَ الْمَظْلُوْمِيْنَ

آغاز

کتاب

بابُ الاول

امام المذہب کا اپنا مذہب

ابوحنیفہ کس مذہب پر مرا

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيم

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

(۰۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۴ ؛
محمد بن عامر طائی بیان کرتے ہیں ؛ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ دمشق کے دروازے پر جمع ہیں ۔ اچانک دو بوڑھے نمودار ہوئے ، جبکہ ایک نے دوسرے کو گریبان سے پکڑا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا ؛ اے انسانوں ! یہ ہے وہ شخص ، کہ جس نے دینِ محمدؐ کو بدل دیا ہے ۔
میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ دونوں کون ہیں ؟
تو اس نے کہا ؛ یہ ابوبکر الصدیق ہیں جنہوں نے " ابوحنیفہ " کو گریبان سے پکڑا ہوا ہے !

(۰۰۲)اعلام الموقعین عن الرب العالمین لابن قیم جوزیہ ترجمہ اردو مکتبۃ قدوسیہ لاہور ج ۱ ص ۱۹۴ ؛

امام جعفر صادقؑ نے ایک مرتبہ " ابوحنیفہ " سے فرمایا ؛ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈرا کر اور قیاس نہ کیا کر ، قیاس چھوڑ دے ، کل ہمیں اور تمہیں اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا ہونا ہے ، ہم تو اپنے بیان کردہ مسائل کی سند میں کہیں گے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا تھا ، اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تھا ، لیکن تو اور تیرے ساتھی یہی کہیں گے کہ ہم نے قیاس کیا ، ہمارے رائے میں یہی نظر آیا ۔

(۰۰۳)جامع البیان العلم و فضلہٖ لابن عبدالبرج ۲ ص ۱۴۷ ؛

امام مالک نے فرمایا ؛ یہ معاملہ ٹھیک ٹھاک تھا ، لیکن جب " ابوحنیفہ " آیا تو اس نے قیاس آرائی شروع کردی اور خائب و خاسر ہوا ۔

(۰۰۴)المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۶۴ ؛
سفیان بن سعید ثوری نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " نے کفر سے دو مرتبہ توبہ کی ۔

(۰۰۵)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۰ ؛
سفیان ثوری نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " نے زندیقیت سے دو مرتبہ توبہ کی ۔

(۰۰۶) و (۰۰۷)الضعفاءِ الکبیر ج ۴ ص ۲۸۳ ؛
وکیع بن جراح اور ابواسحاق فزاری ، دونوں نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " مرجئی تھا اور تلوار اٹھانا جائز مانتا تھا ۔

(۰۰۸)حوالہ ایضاً ؛
یوسف بن اسباط نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " مرجئی تھا اور تلوار اٹھانا جائز جانتا تھا اور وہ اسلام پر پیدا نہیں ہوا تھا ۔

(۰۰۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۵ ؛

ابن ابی شیبہ نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " یہودی ہے ۔

(۰۱۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳٦۹ ؛
قاضی شریک بن عبداللہ نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " نے قرآن مجید کی دو آیات میں کفر کیا ۔

(۰۱۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۹ ؛
قاضی شریک نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " نے زندیقیت سے دو مرتبہ توبہ کی ۔

(۰۱۲)حوالہ ایضاً ؛
ابومعمر کہتے ہیں کہ میں نے شریک بن عبداللہ قاضی سے پوچھا کہ " ابوحنیفہ " نے کس چیز سے توبہ کی ؟
قاضی شریک نے کہا ؛ کفر سے ۔

(۰۱۳)الضعفاءِ الکبیر ج ۴ ص ۲۸۲ ؛

معاذ بن معاذ العنبری کہتے ہیں ؛ " ابوحنیفہ " کو کفر سے دو مرتبہ توبہ کرائی گئی تھی ۔

(۰۱۴)کتاب المعارف لابن قتیبہ دینوری ص ۶۲۵ ؛
عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری لکھتے ہیں ؛
" ابوحنیفہ " اور ان کے شاگرد قاضی ابویوسف اور محمد بن حسن (صاحب المؤطا) یہ تینوں مرجئہ تھے ۔

(۰۱۵)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۲۱ ؛
یحیٰ بن معین نے فرمایا ؛ " ابوحنیفہ " جهمی فرقے پر ہے ۔

(۰۱۶)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۲۶ ؛
ابن اسباط کہتے ہیں کہ ؛ جب " ابوحنیفہ " پیدا ہوا تو اس کا باپ نصرانی تھا ۔

(۰۱۷)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۰ ؛

مؤمل بن اسماعیل نے کہا ؛ " ابوحنیفہ نے دہریہ کے عقیدے سے دو مرتبہ توبہ کی ۔

(۰۱۸)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۷ ؛
حماد بن ابی سلیمان نے کہا ؛ میری طرف سے تبلیغ کرو کہ " ابوحنیفہ " مشرک ہے ، میں اس سے بری ہوں یہاں تک کہ وہ اس قول سے رجوع کرے جو وہ قرآن کے بارے میں کہتا ہے ۔

(۰۱۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۸ ؛
حماد بن ابی سلیمان نے کہا ؛ یہ بات پھیلا دو کہ " ابوحنیفہ " مشرک ہے اور میں اس کے دین سے بری ہوں جبتک کہ وہ توبہ نہ کرے ۔

(۰۲۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۲ ؛
قاضی ابویوسف نے کہا ؛ " ابوحنیفہ " جھمیہ فرقہ پر مرا تھا ۔

(۰۲۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۵ ؛
قاضی سلمه بن عمرو نے منبر پر کہا ؛ " ابوحنیفه " پر الله رحم نه کرے کیونکه یه وه پہلا شخص تھا جس یه گمان کیا که قرآن مجید مخلوق ہے ۔

(۰۲۲)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۶ ؛
مجلس عیسیٰ بن عیسیٰ میں " ابوحنیفه " بھی تھے اور کہه رہے تھے ؛ قرآن مخلوق ہے ۔
عیسیٰ نے کہا ؛ اسے یہاں سے نکال دو ، اگر یه توبه کرلے ٹھیک ورنه اس کی گردن اڑادو ۔

(۰۲۳)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۹ ؛
امیر کوفه یوسف بن عثمان نے کہا ؛ " ابوحنیفه " نے کفر سے توبه کیا ۔

(۰۲۴)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۱ ؛
مالک بن انس نے کہا ؛ " ابوحنیفه " نے دین سے مکاری کی اور جس نے دین سے مکاری کی اس کا

کوئی دین نہیں ہوتا ۔

(۰۲۵)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۱ ؛
سفیان بن عیینه نے کہا ؛ " ابوحنیفه " نے
دہریت سے تین مرتبه توبه کی ۔

(۰۲۶) و (۰۲۷)حواله ایضاً ؛
یحیٰ بن حمزه اور سعید بن عبدالعزیز نے کہا ؛ "
ابوحنیفه " نے زندیقیت سے دو مرتبه توبه کی ۔

(۰۲۸) و (۰۲۹) و (۰۳۰)حواله ایضاً ؛
یزید بن زریع ، عبدالله بن ادریس اور اسد بن
موسیٰ نے کہا ؛ " ابوحنیفه " نے دو مرتبه توبه
کیا ۔

بابُ الثانی

کفر کا جلوہٰ نعمان کا فتویٰ

ابوحنیفہ کے فتویٰ اور قیاس کے کچھ نمونے

(۰۳۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۰ ؛ ابوحنیفه نے کہا ؛
آدمؑ کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہے ۔

(۰۳۲)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۸ ؛
ابوحنیفه نے حضرت عمر کے ایک قول کو شیطان کا قول کہا ۔

(۰۳۳) و (۰۳۴) و (۰۳۵)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۷ ؛
ابوحنیفه نبی اکرمؐ کی حدیث کو "خرافات" کہا اور ایک اور حدیث کو "رجز" کہا اور ایک اور حدیث کو "بکواس" مانا ۔

(۰۳۶)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۰ ؛
ابوحنیفه نے جب یه سنا که نبی اکرمؐ قرعه ڈالا کرتے تھے تو اس نے کہا ؛ قرعه جوا ہے ۔

(۰۳۷)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۷ ؛
ابواسحاق فزاری نے کہا ؛ میں نے ابوحنیفه سے ایک مسئله دریافت کیا اور کہا که حدیث رسولؐ میں

مسئلہ اسطرح ہے۔
تو ابوحنیفہ نے کہا کہ اس (حدیث) کو خنزیر کی دم سے رگڑ کر مٹادو۔

(۰۳۸)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۸ ؛
ابوحنیفہ نے یہ حدیث رسولؐ ذکر کی کہ " وضو نصف ایمان ہے " اور کہا ؛ وضو دوبار کیا کرو تاکہ ایمان مکمل ہوجائے۔

(۰۳۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۴ ؛
ابوحنیفہ نے کہا ؛ اگر کوئی مرجائے اور اس کو دفن کردیا جائے اور پھر اگر گھر والوں کو اس کفن والے کپڑے کی ضرورت پڑجائے تو اگر کوئی آدمی قبر کھود کر اس مردے کا کفن لیکر اس کے گھر والوں کو بیچ دے تو جائز ہے۔

(۰۴۰)المصنف لابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۶۸ ؛

ابوحنیفہ کہتا ہے کہ جو شخص صف جماعت سے پیچھے اکیلے نماز ادا کرے تو اس کی یہ نماز جائز ہے۔

(۰۴۱)المصنف لابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۷۰ ؛
ابوحنیفہ کہتا ہے کہ اگر کسی کی خرید کردہ لونڈی ، زنا کرے تو اس کا مالک اسکو کوڑے نہیں لگائے گا۔

(۰۴۲)المصنف لابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۹۲ ؛
ابوحنیفہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مدینے پر چڑھائی کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۰۴۳)المصنف لابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۹۴ ؛
ابوحنیفہ کہتا ہے کہ کتے کے جھوٹے ہوئے برتن کو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

(۰۴۴)المصنف لابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۹۹ ؛
ابوحنیفہ کہتا ہے کہ نبی اکرمؐ کو گالی دینے والے کو

قتل نہیں کیا جائے گا ۔

(۰۴۵)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۶۹ ؛
ابوحنیفه نے کہا ؛ ایمان ابوبکر اور ایمان ابلیس ایک ہے ۔

(۰۴۶)الہدایه ج ۲ ص ۳۵۴ ؛
ابوحنیفه کہتا ہے که اگر کوئی شخص شراب پینے کا اقرار اس وقت کرے جب که اس کے منه سے شراب کی بدبو ختم ہوچکی ہو تو اس پر کوئی حد شرعی نہیں ہے ۔

(۰۴۷)الہدایه ج ۲ ص ۳۴۶ ؛
ابوحنیفه کہتا ہے که اگر کوئی شخص قوم لوطؑ کا سا عمل (یعنی مردوں سے بدفعلی) کرے تو اس پر کوئی حد شرعی نہیں ۔

(۰۴۸)فتاویٰ قاضی خان ج ۳ ص ۳۸۲ ؛

اگر کوئی شخص کسی عورت کو زنا کے لیے کرائے پر لائے اور پھر اس سے زنا کرے تو ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر کوئی حد شرعی نہیں ہے۔

(۰۴۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۴ ؛
محدث عبداللہ بن مبارک نے کہا ؛ جو کوئی بھی ابوحنیفہ کی لکھی ہوئی کتاب الحیل پڑھے گا وہ، اللہ عزوجل کے حرام کردہ کو حلال اور حلال کردہ کو حرام کردے گا۔

(۰۵۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۶۷ ؛
ایک آدمی نے مسجد الحرام میں ابوحنیفہ سے پوچھا ؛ اس آدمی کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کعبہ حق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ یہی ہے جو مدینہ میں ہے یا کوئی اور؟
تو ابوحنیفہ نے کہا ؛ وہ حقیقی مؤمن ہے!
اور اس آدمی کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے جو

یہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ بن عبداللہؑ نبی ہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کی قبر مدینہ میں ہے یا کوئی اور؟

ابوحنیفہ نے کہا ؛ وہ حقیقی مؤمن ہے۔

امام حمیدی نے کہا ؛ جو ایسا کہے اس نے کفر کرلیا۔

(۰۵۱)کتاب السنة لعبداللہ بن احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۰۷ ؛

ابوعوانہ نے کہا ؛ ابوحنیفہ سے پینے کی چیزوں کے متعلق سوال کیے جارہے تھے تو وہ ہر سوال کے جواب میں کہتا ؛ اس میں کوئی حرج نہیں ، حتیٰ کہ اس سے نشے کا سوال کیا گیا تو اس نے کہا ؛ حلال ہے !!!

(۰۵۲)تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۵ ؛

حافظ ابن کثیر نے لکھا ؛ صحیح البخاری میں حدیث ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ اس حدیث مبارکہ کے خلاف نہ تو کوئی صحیح

حدیث ہے ، نہ کوئی ایسی تاویل ہوسکتی ہے جو اس کے خلاف ہو لیکن تاہم صرف ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل کردیا جائے ۔

(۰۵۳)تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۳ ؛

ابن کثیر نے لکھا ؛ صحیحین میں لکھا ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جو شخص سورہ فاتحہ کو نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے ۔ لیکن ابوحنیفہ اور ان کے ساتھی وغیرہ تو کہتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا متعین نہیں ، بلکہ قرآن میں سے جو کچھ پڑھ لے گا وہ کافی ہوگا ۔

(۰۵۴)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۶۹ ؛

ابوحنیفہ نے کہا ؛ اگر کوئی اس جوتے کی عبادت کرے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔

امام سعید (اس روایت کے راوی) نے کہا ؛ یہ کہنا

صریح کفر ہے ۔

(۰۵۵)کتاب السنة لابن احمد ج ۱ ص ۲۱۰ ؛
حماد بن سلمه نے ابوحنیفه کا ذکر کرتے ہوئے کہا ؛ بیشک ابوحنیفه کے سامنے احادیث و آثار پیش کیے جاتے تو وہ ان کو اپنی رائے سے رد کرتا تھا ۔

(۰۵۶)کتاب السنة لابن احمد ج ۱ ص ۲۱۶ ؛
سفیان بن عیینه نے کہا ؛ ابوحنیفه احادیث رسولؐ کو مثالیں بیان کرکے رد کردیتا تھا ۔
ابوحنیفه کو پته چلا که میں نبی اکرمؐ کی یه حدیث " تاجروں کو تب تک اختیار ہے جب تک که وہ جدا نه ہوں " بیان کرتا ہوں تو ابوحنیفه نے کہا ؛ دونوں لین دین کرنے والے اگر کشتی میں سوار ہوں تو کیسے جدا ہونگے ؟
سفیان بن عیینه نے کہا ؛ کیا اس سے بری بات بھی تم نے سنی ہے ؟

(۰۵۷)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۹ ؛
سفیان بن عیینہ نے کہا ؛ میں کوفہ میں ام خصیب کے جنازہ میں شریک ہوا ، تو ایک شخص نے ابوحنیفہ سے سونے اور چاندی کا مسئلہ دریافت کیا تو ابوحنیفہ نے فتویٰ دیا ۔
میں (ابن عیینہ) نے کہا ؛ نبی اکرمؐ کے صحابہ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں ۔
تو ابوحنیفہ غضب میں آگیا اور سائل سے کہا ؛
جس طرح تجھے میں نے بتایا ہے اسطرح عمل کرنا اگر اس میں گناہ ہے تو مجھ پر ہے !

(۰۵۸)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۲ ؛
امام شافعی نے کہا ؛ ابوحنیفہ پہلے ایک مسئلہ گھڑتا تھا ، پھر ساری کتاب کو اس پر قیاس کرتا تھا ۔

(۰۵۹)کتاب السنة لابن احمد ج ۱ ص ۲۲۶ ؛
علی بن عاصم نے کہا ؛ میں نے ابوحنیفہ سے نکاح یا طلاق کے بارے میں حدیث بیان کی تو اس نے کہا ؛ یہ شیطان کا فیصلہ ہے (معاذاللہ) ۔

(۰۶۰)حوالہ ایضاً ؛
ایک آدمی نے ابوحنیفہ کو حضرت عمر بن خطاب کی ایک حدیث سنائی ، تو ابوحنیفہ نے کہا ؛ عمر بن خطاب نے غلطی کی ۔

(۰۶۱)کتاب السنۃ لابن احمد ج ۱ ص ۲۲۵ ؛
یوسف بن اسباط نے کہا ؛ ابوحنیفہ نے ، نبی اکرمؐ سے بیان کی گئیں ۴۰۰ احادیث کو رد کردیا ۔

(۰۶۲)کتاب السنۃ لابن احمد ج ۱ ص ۲۱۳ ؛
محدث ابن مبارک نے کہا ؛ میں نے ابوحنیفہ کی مجلس میں کبھی نبی اکرمؐ پر درود نہیں سنا ۔

(۰۶۳)تاویل مختلف الحدیث لابن قتیبہ دینوری ص ۱۰۶ ؛
ابوحنیفہ نے ابن مبارک سے کہا ؛ تجھے کیا ہے ؟ کہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے ؟ کیا اڑنے کا ارادہ ہے ؟

ابن مبارک نے کہا ؛ اگر تم نماز شروع کرتے وقت
ہاتھوں کو اٹھاتے وقت اڑنے کا ارادہ رکھتے ہو تو میں
بھی رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت اڑنا چاہتا
ہوں ۔

(۰۶۴)صحیح ابن خذیمہ ج ۲ ص ۱۳۷ ؛
عبدالوارث بن سعید نے کہا ؛ ابوحنیفہ سے میں نے
پوچھا یا پوچھا گیا وتر کے بارے میں ، تو ابوحنیفہ نے
کہا ؛ فرض ہے ۔
تو ابوحنیفہ سے میں نے کہا یا کہا گیا کہ فرض حکم
کتنا ہے ؟
ابوحنیفہ نے کہا ؛ پانچ نمازیں ۔
تو ابوحنیفہ سے پوچھا گیا کہ تم وتر کے بارے میں
کیا کہتے ہو؟
ابوحنیفہ نے کہا ؛ فرض ہے ۔
میں نے کہا یا کسی اور نے کہا ؛ ابوحنیفہ کو حساب
بھی ٹھیک نہیں آتا ۔

(۰۶۵)مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۲۹۶ ؛

محمد بن نصر مروزی نے کہا ؛ اور نعمان کا خیال یہ ہے کہ وتر تین رکعات جائز ہیں ، نہ اس سے زائد جائز ہیں اور نہ اس سے کم ، جو کوئی ایک رکعت وتر پڑھے تو اس کی یہ وتر فاسد ہے ۔

(۰٦٦)الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی ج ۷ ص ۸ ؛

یوسف بن اسباط نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ کو کہتے سنا ؛ اگر نبی اکرمؐ مجھے پالیتے اور میں ان کو پالیتا تو زیادہ تر میرے اقوال کو لے لیتے ، اور دین تو صرف رائے کا نام ہے (معاذاللہ) ۔

(۰٦۷)تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲٦ ؛

حافظ ابن کثیر نے لکھا ؛ صرف ابوحنیفہ اس کے خلاف ہے ، وہ وضو میں ترتیب کو شرط نہیں جانتے ، ان کے نزدیک اگر کوئی شخص پہلے پیروں کو دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر ہاتھ دھوئے پھر منہ دھوئے تو بھی جائز ہے ۔

(۰٦۸)المصنف لابن ابی شیبه ج ۸ ص ۳٦۹ ؛
ابوحنیفه ، قرعه اندازی کا قائل نہیں ۔

(۰٦۹)المصنف لابن ابی شیبه ج ۸ ص ۳۷۳ ؛
ابوحنیفه نے سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کے متعلق کہا ؛ اس کے کرنے والے کو یه عمل کافی نہیں ۔

(۰۷۰)المصنف لابن ابی شیبه ج ۸ ص ۳۷۵ ؛
ابوحنیفه نے میت کی طرف سے نماز پڑھنے کے متعلق کہا ؛ یه چیز میت کو کفایت نہیں کرے گی ۔

باب الثالث

آپ کی خدمت میں
فتاویٰ کی مذمت میں

ابوحنیفہ کے مذہب، رائے اور فتاویٰ کے متعلق

علماء کا فیصلہ

(۰۷۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۳ ؛
محمد بن حماد کہتا ہے ؛ میں نے خواب میں نبی اکرمؐ کو دیکھا اور آپؐ سے پوچھا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ کیا فرماتے ہیں ، ابوحنیفہ اور اس کے ساتھیوں کے کلام کو دیکھنے کے متعلق ، کیا اس کو دیکھ سکتے اور عمل کرسکتے ہیں ؟
نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ نہیں ، نہیں ، نہیں ۔

(۰۷۲)فتاویٰ عزیزی کامل اردو ناشر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۷ ؛
اہلسنت کے ممتاز عالم دین ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو خواب میں مولا علیؑ کی زیارت نصیب ہوئی ، شاہ صاحب لکھتے ہیں ؛ میں نے جناب امیرؑ سے پوچھا ؛ مذاہب فقہاء (یعنی حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی) میں سے کونسا مذہب آپؑ کو پسند ہے ؟
ارشاد فرمایا ؛ کوئی مذہب ہم کو پسند نہیں یا یہ فرمایا کہ ہمارے طریقہ پر نہیں ۔

(۰۷۳)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۲ ؛
امام شافعی نے کہا ؛ ابوحنیفہ کی رائے ، جادوگرنی کے دھاگے کی طرح ہے ، اِدھر سے کھینچا تو سبز نکلا ، اُدھر سے کھینچا تو زرد نکلا ۔

(۰۷۴)جامع البیان العلم و فضلہٖ لابن عبدالبر ج ۲ ص ۱۴۷ ؛
امام مالک نے کہا ؛ اگر ابوحنیفہ اس امت کے خلاف تلوار لے کر نکل آتا تو اس سے مسلمانوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جنتا اس کے قیاس و رائے سے پہنچا ہے ۔

(۰۷۵)الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی ج ۷ ص ۸ ؛
حماد بن سلمہ نے کہا ؛ ابوحنیفہ شیطان ہے ، جو رسولؐ اللہ کے آثار جاننا چاہے وہ ابوحنیفہ کے رائے کی مخالفت کرے ۔

(۰۷۶)احوال الرجال للجوزجانی ص ۱۱۷ ؛
جوزجانی نے لکھا ؛ ابوحنیفه کی حدیث اور رائے پر اعتماد نه کیا جائے ۔

(۰۷۷)الضعفاء الکبیرج ۴ ص ۲۸۵ ؛
امام احمد بن حنبل نے کہا ؛ ابوحنیفه کی رائے قابل مذمت ہے اوراس کی حدیث ذکرنه کی جائے ۔

(۰۷۸)حواله ایضاً ؛
امام احمد بن حنبل نے کہا ؛ ابوحنیفه خود بھی ضعیف ہے اوراسکی رائے بھی ضعیف ہے ۔

(۰۷۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۳ ؛
امام احمد بن حنبل نے کہا ؛ جانور کا گوبر اور ابوحنیفه کی رائے ، میری نظر میں ایک برابر ہیں ۔

(۰۸۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۶ ؛
عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ؛ میرے علم میں ، اسلام کے اندر، دجال کے فتنه کے بعد ، ابوحنیفه

کی رائے سب سے بڑا فتنہ ہے ۔

(۰۸۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۵ ، ۳۹۶ ؛
حمدویہ نے کہا کہ میں نے محمد بن مسلمہ سے پوچھا ؛ مدینہ منورہ کے علاوہ تمام شہروں میں ابوحنیفہ کے فتوے داخل ہوئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟
ابن مسلمہ نے کہا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ "دجال اور طاعون مدینہ میں داخل نہ ہوگا " تو ابوحنیفہ بھی دجالوں میں سے ایک دجال ہے ۔

(۰۸۲)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۰ ؛
ابوعبید نے کہا ؛ میں اسود بن سالم کے ساتھ جامع مسجد رصافہ میں تھا کہ ایک مسئلہ ذکر ہوا ، میں نے کہا کہ ابوحنیفہ اس مسئلہ میں ایسا اور ایسا کہتا ہے ۔
تو اسود نے مجھ سے کہا ؛ تو نے خانہ خدا میں ابوحنیفہ کا ذکر کیا ؟

پھر مرتے دم تک اسود نے مجھ سے بات نہیں کی ۔

(۰۸۳)الضعفاء الکبیرج ۴ ص ۲۸۲ ؛
ابن مبارک نے کہا ؛ ابوحنیفہ کی حدیث کاٹ دو۔

(۰۸۴)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۵ ؛
سعید بن سالم نے کہا ؛ میں نے قاضیوں کے قاضی ابویوسف سے پوچھا ؛ میں نے اہل خراسان کو یہ کہتے سنا ہے کہ ابوحنیفہ جھمی اور مرجئی تھا ؟ قاضی نے کہا وہ سچ کہتے ہیں اور ابوحنیفہ تلوار اٹھانا جائز مانتا تھا ۔
میں نے کہا ؛ تو تمہارا ابوحنیفہ سے کیا ؟
قاضی نے کہا ؛ ہم اس کے پاس جاتے تھے اور وہ ہمیں فقہ کا سبق پڑھاتا تھا اور ہم اپنے دین میں اس کی تقلید نہیں کرتے تھے ۔

(۰۸۵)تاریخ کبیر للبخاری ج ۸ ص ۸۱ ؛
امام بخاری نے لکھا ؛ ابوحنیفہ مرجئہ تھا ، (محدثین) اس سے خاموش رہے اور اس کی رائے سے بھی

خاموش رہے اور اس کی حدیث سے بھی خاموش رہے ۔

(۰۸۶)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۴ ؛
نضر بن شمیل نے کہا ؛ ابوحنیفه کی کتاب الحیل میں یه اور یه مسئله پورا کا پورا کفر ہے ۔

(۰۸۷)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۵ ؛
محمد بن یوسف فریابی نے کہا ؛ سفیان الثوری ، ابوحنیفه کی رائے پر نظر ڈالنے سے بھی منع کرتے تھے ۔

(۰۸۸)حواله ایضاً ؛
حسین بن عبدالله نیسابوری نے کہا که عبدالله بن مبارک نے مجھ سے کہا ؛ اے حسین ، میں نے ہر وه چیز ترک کردی ہے جو میں نے ابوحنیفه سے روایت کی تھی ، پس میں الله عزوجل سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبه کرتا ہوں ۔

(۰۸۹)کتاب السنۃ لابن احمد ج ۱ ص ۲۰۷ ؛
اوزاعی نے کہا ؛ ہم رائے کی وجہ سے ابوحنیفہ کو برا نہیں سمجھتے کیونکہ ہم سب رائے دیتے ہیں ، ہم صرف اس لیے اسے برا سمجھتے ہیں کہ جب بھی اس سے نبی اکرمؐ کی حدیث ذکر کی جاتی تو اس کے خلاف فتویٰ دیتا ۔

(۰۹۰)کتاب السنۃ لابن احمد ج ۱ ص ۲۲۲ ؛
اسود بن سالم نے کہا ؛ میں بنی اسید کی ایک مسجد میں ابوبکر بن عیاش کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی نے ابن عیاش سے مسئلہ پوچھا اور کہا کہ ابوحنیفہ ایسا اور ایسا کہتا ہے ۔
تو ابوبکر بن عیاش نے کہا ؛ اللہ ابوحنیفہ کا چہرہ سیاہ کرے اور اس کا بھی جس نے ایسا کہا ۔

(۰۹۱)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۰ ؛
ابن عون نے کہا ؛ اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ بدبخت انسان کبھی پیدا ہی نہیں ہوا اور تم ایسے

آدمی سے اپنے دین کیسے لے سکتے ہو، جو اپنے دین کے بڑے حصے میں رسوا ہوا ہو۔

(۰۹۲)المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۶۳ ؛
ابوحاتم ابن حبان بستی نے لکھا ؛ ابوحنیفه نے ۱۳۰ احادیث بیان کیں جو باسند بیان کیں اس کے علاوہ دنیا میں اس کی کوئی حدیث نہیں۔
ان میں سے بھی ۱۲۰ احادیث میں غلط بیانی کی یا ان کی سندیں الٹ پلٹ کردیں یا متن کو بگاڑدیا جس کا کوئی پته ہی نہیں چلتا۔
جب اس کے صواب پر خطا غالب آگئی تو اس سے احتجاج کرنا صحیح نہیں۔

(۰۹۳)کتاب السنة لابن احمد ج ۱ ص ۲۰۵ ؛
حفص بن غیاث نے کہا ؛ میں ابوحنیفه کی مجلس میں بیٹھتا اور ان سے مسئلے سنا کرتا تھا ، ایک دن ابوحنیفه نے ایک ہی مسئله میں پانچ مؤقف اختیار کیے ، جب میں نے اس کی یه کیفیت دیکھی تو اس کو چھوڑدیا اور حدیث کی طرف متوجه ہوگیا۔

(۰۹۴)المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۷۳ ؛
قاضی شریک نے کہا ؛ اگر کوئی شراب بیچنے والا کوفہ کی گلیوں میں شراب بیچے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ ابوحنیفہ کے قول سے قول ملالے ۔

(۰۹۵)کتاب السنة ج ۱ ص ۲۱۴ ؛
ابراہیم بن شماس نے کہا ؛ میں ابن مبارک کیساتھ ایک کشتی میں تھا ، تو ابن مبارک نے کہا ؛ ابوحنیفہ کی حدیث کاٹ دو۔
ابن مبارک نے یہ الفاظ اپنی موت سے چند دن قبل کہے تھے ۔

(۰۹۶)حواله ایضاً ؛
ابن مبارک نے ابوحنیفہ کے ایک مسئلہ کے بارے میں کہا ؛ بسا اوقات ڈاکہ ڈال لینا بھی اس سے بہتر ہے ۔

(۰۹۷)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۳ ؛
عبداللہ ابن نمیر نے کہا ؛ میں نے لوگوں کو پایا کہ

وہ ابوحنیفہ کی حدیث ہی نہیں لکھتے تھے تو
رائے کیسے لکھتے ہونگے ؟

(۰۹۸)کتاب السنۃ ج ۱ ص ۲۲۷ ، ۲۲۸ ؛
محمد بن حیان نے کہا ؛ ایک دن ہشیم سے
کسی آدمی نے ایک مسئلہ پوچھا تو ہشیم نے
اسے حدیث سنائی تو اس آدمی نے کہا ؛ بے شک
ابوحنیفہ اور محمد بن حسن اور ان کے اصحاب
اس مسئلہ میں حدیث کے خلاف کہتے ہیں ۔
ہشیم نے کہا ؛ اے عبداللہ ! بے شک جاہلوں سے
علم حاصل نہیں کیا جاتا ۔

(۰۹۹)الکامل فی الضعفاء الرجال ج ۷ ص ٦ ؛
ابن ابی مریم کہا کہ میں نے یحیٰ بن معین سے
ابوحنیفہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ؛
اس کی حدیث نہ لکھی جائے ۔

(۱۰۰)کتاب السنۃ ج ۱ ص ۱۸۰ ؛

امام احمد بن حنبل نے کہا ؛ ایک ضعیف حدیث بھی ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر ہے ۔

(۱۰۱)جرح و تعدیل لابن ابی حاتم الرازی ج ۸ ص ۴۵۰ ؛
ابوعبدالرحمٰن مقریء نے کہا ؛ ابوحنیفہ احادیث سناتا اور جب احادیث سناکہ فارغ ہوتا تو کہتا ؛ یہ جو کچھ بھی تم نے سنا وہ بے وزن اور باطل ہے ۔

(۱۰۲)العلل الکبیر للترمذی ص ۳۸۸ ؛
مقریء نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ کو کہتے سنا ؛ عام طور سے میں جو حدیثیں تمہیں بتاتا ہوں وہ غلط ہی ہوتی ہیں ۔

(۱۰۳)الکامل فی الضعفاء الرجال ج ۷ ص ٦ ؛
ابوحنیفہ نے کہا ؛ میں نے عطاء سے افضل کسی کو نہیں دیکھا اور میں جو تمہیں بتاتا ہوں وہ اکثر طور سے غلط ہی ہوتا ہے ۔

(۱۰۴)المعرفة والتاریخ للفسوی ج ۲ ص ۷۸۲ ؛
مزاحم بن زفر نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے کہا ؛ یہ جو آپ فتویٰ دیتے ہیں اور جو کچھ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں ، کیا آپ کے نزدیک بلا شک و شبہہ یہی حق ہے ؟
تو ابوحنیفہ نے کہا ؛ اللہ کی قسم ! میں نہیں جانتا ، ہوسکتا ہے کہ یہ سب بلا شک و شبہہ ، باطل ہو ۔

(۱۰۵)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۴ ؛
ابواسحاق طالقانی نے کہا کہ میں نے ابن مبارک کو کہتے سنا ؛ جس کسی کے پاس بھی ابوحنیفہ کی کتاب "الحیل" ہو اور وہ اس پر عمل کرے یا اس میں سے فتویٰ دے تو اس کا حج باطل ہے اور اس کی بیوی اس پر حرام ہے !
تو ابن مبارک کے غلام نے کہا ؛ اے ابوعبدالرحمٰن ، لگتا ہے کہ یہ کتاب الحیل شیطان کی تصنیف ہے ۔
تو ابن مبارک نے کہا ؛ جس نے یہ کتاب الحیل لکھی ہے وہ شیطان سے بھی زیادہ شریر ہے ۔

(٥٢)

باب الرابع

نعمان پر جملہ آئمہ کا حملہ

ابوحنیفہ پر جرح کے اقوال

(١٠٦)کتاب المجروحین لابن حبان ج ٣ ص ٦٥ ؛
امام جعفر بن صادق علیہما السلام نے فرمایا ؛ اے میرے اللہ ! پس بنادے لعنت ابوحنیفہ پر ، میریؑ اور میرےؑ آباء و اجدادؑ کی ۔

(١٠٧)کتاب السنة لابن احمد ج ١ ص ١٩٩ ؛
منصور بن ابی مزاحم نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جب امام مالک نے ابوحنیفہ کا ذکر کیا تو برے کلام کے ساتھ کیا ۔

(١٠٨)کتاب السنة لابن احمد ج ١ ص ٢٢٠ ؛
عبداللہ بن ادریس نے کہا کہ میں نے امام مالک سے کہا ؛ ہمارے پاس تو علقمہ اور اسود ہیں ۔ امام مالک نے کہا ؛ تمہارے پاس وہ بھی ہے جس نے تمام امر الٹ پلٹ کردیا ہے ، یعنی ابوحنیفہ ۔

(١٠٩)تاریخ بغداد ج ١٣ ص ٣٩٩ ؛

امام شافعی نے کہا ؛ اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ شریر کوئی پیدا ہی نہیں ہوا ۔

(١١٠)تاریخ بغداد ج ١٣ ص ٣٩٦ ؛
امام مالک نے کہا ؛ اسلام میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس نے اسلام کو ابوحنیفہ سے زیادہ نقصان پہنچایا ہو ۔

(١١١)حوالہ ایضاً ؛
امام مالک نے کہا ؛ ابوحنیفہ کا فتنہ اس امت کے لیے ، ابلیس کے فتنہ سے زیادہ نقصان دہ ہے ۔

(١١٢)الکامل فی الضعفاء الرجال ج ٧ ص ٦ ؛
ولید بن مسلم نے کہا کہ امام مالک نے مجھ سے پوچھا ؛ کیا تمہارے شہر میں ابوحنیفہ کا ذکر ہوتا ہے ؟
میں نے کہا ؛ جی ہاں !
امام مالک نے کہا ؛ پس مناسب نہیں کہ تمہارے شہر میں سکونت اختیار کی جائے ۔

(۱۱۳)حوالہ ایضاً ؛
امام مالک نے کہا ؛ دین میں ہلاکت بہت بڑی بیماری ہے اور ابوحنیفہ بھی اسی بیماری کا نام ہے ۔

(۱۱۴)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۱ ؛
محمد بن عبدالوہاب نے کہا کہ میں نے علی بن عثام سے پوچھا ؛ کیا ابوحنیفہ حجت ہے ؟
تو اس نے کہا ؛ وہ نہ دین میں حجت ہے اور نہ دنیا میں ۔

(۱۱۵) و (۱۱۶)حوالہ ایضاً ؛
سفیان ثوری اور عبداللہ بن ادریس ، دونوں نے کہا ؛ ابوحنیفہ خود بھی گمراہ تھا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا تھا ۔

(۱۱۷)الضعفاء والمتروکین للنسائی ص ۲۴۰ ؛
احمد بن شعیب النسائی نے لکھا ؛ ابوحنیفہ ،

نعمان بن ثابت کوفی حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

(۱۱۸)تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین ص ۲۴۱ ؛
ابوحفص ابن شاہین نے لکھا ؛ حدیث میں ابویوسف ، ابوحنیفہ سے زیادہ معتبر ہے اور ابوحنیفہ نعمان جھوٹا ہے۔

(۱۱۹)المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۷۱ ؛
سفیان ثوری نے کہا ؛ ابوحنیفہ غیر معتبر ہے اور غیر مامون ہے۔

(۱۲۰)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۱ ؛
سفیان ثوری نے کہا ؛ اسلام میں کوئی بچہ ایسا پیدا نہیں ہوا جو اسلام کے لیے ابوحنیفہ سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوا ہو۔

(۱۲۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۸ ؛

جب ابوحنیفہ مرا تو اوزاعی نے کہا ؛ الحمدللہ ! یہ وہ شخص تھا جس نے اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کرکے توڑا ۔

(۱۲۲)حوالہ ایضاً ؛

سفیان ثوری کے پاس جب ابوحنیفہ کی موت کی خبر آئی تو اس نے کہا ؛ اس اللہ کی حمد کہ جس نے ابوحنیفہ سے مسلمانوں کو راحت بخشی ۔

یہ وہی شخص تھا جس نے اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کرکے توڑا ، اسلام میں ایسا کوئی بچہ پیدا ہی نہیں ہوا جو اہل اسلام کے لیے ابوحنیفہ سے زیادہ بدبخت ہو ۔

(۱۲۳)الضعفاء الکبیرج ۴ ص ۲۸۴ ؛

احمد بن حنبل نے کہا ؛ ابوحنیفہ جھوٹ بولتا تھا ۔

(۱۲۴)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۲ ؛

اشرم نے کہا ؛ میں نے کئی بار احمد بن حنبل کو ابوحنیفہ اور اس کے مذہب کے عیب بیان کرتے

ہوئے دیکھا ۔

(١٢٥)حوالہ ایضاً ؛
احمد بن حنبل سے ابوحنیفہ اور عمرو بن عبید کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے کہا ؛ ابوحنیفہ ، مسلمانوں پر عمرو بن عبید سے زیادہ گراں ہے ۔

(١٢٦)تاریخ بغداد ج ١٣ ص ٤١٥ ؛
ابراہیم حربی نے کہا ؛ ابوحنیفہ نے جو چیزیں علم کے اندر گھڑیں ہیں ان سے تو تھوک بھی اچھی ۔

(١٢٧)تاریخ بغداد ج ١٣ ص ٤١٦ ؛
ابن مبارک نے کہا ؛ مجھے زہری کی ایک حدیث ، ابوحنیفہ کے سارے کلام سے زیادہ محبوب ہے ۔

(١٢٨)حوالہ ایضاً ؛
ابن مبارک نے اپنے مرنے سے کچھ دن پہلے ابوحنیفہ کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا ۔

(۱۲۹)حوالہ ایضاً ؛
ابن مبارک نے کہا ؛ میں نے ابوحنیفہ سے ۴۰۰ احادیث لکھی ہیں ، جب میں عراق جاؤں گا تو انشاءاللہ سب کو مٹادوں گا ۔

(۱۳۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۷ ؛
ابن مبارک نے کہا ؛ ابوحنیفہ حدیث کے معاملے میں یتیم ہے ۔

(۱۳۱)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۵ ؛
یحیٰ بن معین نے کہا ؛ ابوحنیفہ کی حدیث ضعیف ہے ۔

(۱۳۲)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۸۲ ؛
محمد بن عبداللہ بن صالح اسدی نے کہا کہ میں نے ایک دن ابوبکر بن ابی داؤد سجستانی کو دیکھا اور وہ اپنے اصحاب سے کہہ رہا تھا ؛ تم سب لوگ اس مسئلہ کے بارے میں کیا کہتے ہو جس پر

مالک اور ان کے ساتھیوں کا ، شافعی اور اس کے ساتھیوں کا ، اوزاعی اور اس کے ساتھیوں کا ، حسن بن صالح اور ان کے ساتھیوں کا ، سفیان ثوری اور ان کے ساتھیوں کا اور احمد بن حنبل اور ان کے ساتھیوں کا اتفاق ہو؟

تو سب نے کہا ؛ وہ مسئلہ سب سے زیادہ صحیح ہوگا ۔

تو ابوبکر نے کہا ؛ تو پھر یہ سب ابوحنیفہ کی ضلالت پر متفق تھے ۔

(۱۳۳)الکنیٰ والاسماء للمسلم ص ۲۷۶ ؛

امام مسلم بن حجاج نیسابوری نے لکھا ؛ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت حدیث میں بیکار ہے ۔

(۱۳۴)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۲ ؛

عبدالرحمٰن بن مہدی نے جب بھی ابوحنیفہ کا ذکر کیا تو کہا ؛ ابوحنیفہ اور حق کے بیچ میں حجاب ہے ۔

(۱۳۵)الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی ج ۱ ص ۳۱۴ ؛
ابواحمد بن عدی نے لکھا ؛ اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ ، یہ تینوں ضعیف ہیں ۔

(۱۳۶)المنخول للغزالی ص ۶۱۳ ؛
ابوحامد الغزالی نے لکھا کہ ؛ ابوحنیفہ نے شریعت کو الٹ پلٹ کردیا ہے اور دین کی راہ کو تشویش ناک بنادیا ہے اور ابوحنیفہ کے مذہب کا فساد کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ۔

(۱۳۷)المنخول للغزالی ص ۵۸۱ ؛
غزالی نے لکھا ؛ ابوحنیفہ مجتہد نہیں تھا ۔
اور ابوحنیفہ احادیث رسولؐ سے بھی جاہل تھا ، اسی لیے اس کی طرف نسبت دی جاتی ہے کہ وہ صحیح احادیث کو ٹھکرا دیتا تھا اور ضعیف احادیث کو قبول کرتا تھا اور قوائد شرعیہ کی مخالفت کرتے ہوئے قیاس کرتا تھا ۔

(۱۳۸) و (۱۳۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۹ ؛
اوزاعی اور حماد نے کہا ؛ اسلام میں کوئی بچہ ایسا پیدا نہیں ہوا جو اسلام کے لیے ابوحنیفہ سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوا ہو۔

(۱۴۰)حوالہ ایضاً ؛
ابن عون نے کہا ؛ اسلام میں ایسا کوئی بچہ پیدا ہی نہیں ہوا جو ابوحنیفہ سے زیادہ بدبخت ہو، اس نے اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کرکے توڑا۔

(۱۴۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۵ ؛
محمد بن عبدالوہاب قناد نے کہا ؛ میں ابوحنیفہ کی مجلس میں گیا، تو میں نے ایک بے شان و شوکت اور بکواس مجلس دیکھی۔

(۱۴۲)حوالہ ایضاً ؛
فریابی نے کہا ؛ سفیان ثوری، ابوحنیفہ اور اصحاب الرائی کی مجلس میں بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔

(۱۴۳)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۴ ؛
ابومسہر نے کہا ؛ اس منبر دمشق پر ہمارے کچھ امام ابوحنیفہ پر لعنت بھیجتے تھے ۔

(۱۴۴)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۲ ؛
شعبہ بن حجاج نے کہا ؛ مٹی کی ایک مشت بھی ابوحنیفہ سے بہتر ہے ۔

(۱۴۵)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۱ ؛
ابوسلمہ خزاعی نے کہا ؛ میں نے حماد اور شعبہ کو ابوحنیفہ پر لعنت کرتے سنا ۔

(۱۴۶)الکامل فی الضعفاء الرجال ج ۷ ص ۷ ؛
نضر بن شمیل نے کہا ؛ ابوحنیفہ کی حدیث ترک کردی گئی تھی یہ ثقہ کیسے ہوسکتا ہے ؟

(۱۴۷)تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۱۲۲ ؛
مفسر کبیر ابوعبداللہ قرطبی نے لکھا ؛ ابوحنیفہ اور وہ ضعیف ہے ۔

(۱۴۸)کتاب الضعفاء لابی نعیم اصفہانی ص ۱۵۴ ؛
حافظ ابونعیم نے لکھا ؛ ابوحنیفہ نے کئی مرتبہ توبہ کی تھی اپنے ردی کلام سے اور زیادہ وہمی اور خطا کار تھا ۔

(۱۴۹)طبقات کبیر لابن سعد ج ٦ ص ۳٦۹ ؛
محمد بن عمر واقدی نے کہا ؛ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ضعیف الحدیث ہے ۔

(۱۵۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۲۲ ؛
علی بن عبداللہ مدینی نے کہا ؛ ابوحنیفہ شدید ضعیف ہے ۔

(۱۵۱)حوالہ ایضاً ؛
ابن الغلابی نے کہا ؛ ابوحنیفہ ضعیف ہے ۔

(۱۵۲)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۲۳ ؛
ابوحفص عمرو بن علی نے کہا ؛ اور ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رائے رکھتا تھا اور حافظ نہیں تھا ، حدیث

میں بیکار اور واہیات تھا اور نفس میں گھرا تھا ۔

(۱۵۳)سنن دارقطنی ج ۱ ص ۳۲۱ ؛
حافظ دارقطنی نے لکھا ؛ ابوحنیفہ ضعیف ہے ۔

(۱۵۴)طبقات کبیر لابن سعد ج ۷ ص ۳۲۲ ؛
محمد بن سعد واقدی نے لکھا ؛ ابوحنیفہ جس کا نام نعمان بن ثابت ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے ۔

(۱۵۵)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۰ ؛
ایوب سختیانی نے ابوحنیفہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ آیت تلاوت کی " یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں ، مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کیے بغیر ماننے والا نہیں ہے خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو " (توبہ ۳۲) ۔

(۱۵۶)حوالہ ایضاً ؛
جب ابوحنیفہ مرا تو سلمہ بن حکیم نے کہا ؛
الحمدللہ ! یہ وہ تھا جس نے اسلام کی کڑیوں کو ایک

ایک کرکے توڑا ۔

(۱۵۷)المعرفة والتاریخ للفسوی ج ۲ ص ۹۱ ؛
سلام بن ابی مطیع نے کہا کہ میں ایوب سختیانی کے ساتھ مسجد الحرام میں بیٹھا تھا تو ابوحنیفہ کو اپنی طرف آتے دیکھا ، ایوب نے اپنے ساتھیوں سے کہا ؛ یہاں سے چل دو ، یہ شخص اپنی خارش سے ہمیں بھی خارش زدہ کردے گا ۔

(۱۵۸)کتاب السنة لابن احمد ج ۲ ص ۱۸۶ ؛
اوزاعی نے کہا ؛ ابوحنیفہ نے اصولوں کو چھوڑدیا اور قیاس کی طرف مائل ہوا ۔

(۱۵۹) و (۱۶۰)الضعفاء الکبیر ج ۴ ص ۲۸۲ ؛
شریک بن عبداللہ اور ابوبکر بن عیاش نے کہا ؛ ابوحنیفہ جھگڑے والا آدمی تھا اور جھگڑے بازی سے ہی پہچانا جاتا تھا ۔

(۱۶۱)الضعفاء الکبیرج ۴ ص ۲۸۵ ؛
ابوحنیفہ حدیث میں اپاہج تھا ۔

(۱۶۲)کتاب السنۃ ج ۱ ص ۲۲۳ ؛
ابوعبدالرحمٰن مقریء نے کہا ؛ اللہ کی قسم ابوحنیفہ مرجئی تھا ، اوراس نے مجھے بھی اس کی دعوت دی مگر میں نے اس کی دعوت کو قبول نہ کرتے ہوئے ، مرجئی بننے سے انکار کردیا ۔

(۱۶۳)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۱ ؛
محمد بن ابی حاتم الرازی نے کہا ؛ بے شک ابوحنیفہ غلطی پر ڈٹے رہتا تھا اوراس پر دلیلیں دیتا رہتا تھا اور صحیح بات کی طرف نہ لوٹتا تھا ۔

(۱۶۴)المعرفۃ والتاریخ للفسوی ج ۲ ص ۷۸۴ ؛
بشر بن ابی الازہر نیسابوری نے کہا ؛ میں نے خواب میں ایک جنازہ دیکھا جس پر سیاہ کپڑا تھا اوراس کے ارد گرد پادری تھے ، تو میں نے پوچھا کہ یہ جنازہ کس کا ہے ؟

توانہوں نے بتایا کہ ابوحنیفہ کا ہے۔
جب میں نے یہ سب ابویوسف کو بتایا تو اس نے کہا؛ یہ کسی کو بھی نہ بتانا۔

(۱۶۵)کتاب السنۃ ج۱ ص ۲۱۱؛
حماد بن سلمہ نے ابوحنیفہ کے بارے میں کہا؛
اللہ عزوجل اس کو اوندھے منہ آگ میں داخل کرے گا۔

(۱۶۶)کتاب السنۃ ج۱ ص ۲۰۳؛
حماد بن زید نے کہا؛ ابوحنیفہ تو صرف ارجاء میں جھگڑا کرنے میں معروف تھا۔

(۱۶۷)کتاب السنۃ ج ۲۱۰؛
سفیان ثوری، قاضی شریک اور حسن بن صالح، ان تینوں نے کہا؛ ہم نے ابوحنیفہ کو پایا کہ وہ فقہ میں سے کسی چیز کے ساتھ مشہور نہیں تھا، مگر وہ جھگڑوں کی وجہ سے مشہور تھا۔

(۱۶۸)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۸ ؛
حجاج بن ارطاۃ نے کہا ؛ ابوحنیفه کون ہے ؟ کون اس سے علم لیتا ہے ؟ ابوحنیفه ہے کیا چیز؟

(۱۶۹)حوالہ ایضاً ؛
یحیٰ بن سعید قطان سے پوچھا گیا کہ ابوحنیفه کی حدیث کیسی ہے ؟
یحیٰ نے کہا ؛ وہ حدیث والا نہ تھا ۔

(۱۷۰)حوالہ ایضاً ؛
ابوبکر بن ابی داؤد نے کہا ؛ ابوحنیفه نے کل ملاکر ۱۵۰ احادیث روایت کیں اوران میں سے آدھی غلط تھیں ۔

(۱۷۱)کتاب السنة ج ۱ ص ۲۲۲ ؛
سفیان ثوری نے کہا ؛ ابوحنیفه تو اس لائق ہے کہ اس کو کوفه سے نکال دیا جائے یا خود کوفه سے نکل جائے ۔

(۱۷۲)کتاب السنة ج ۱ ص ۱۹۹ ؛

ابونعیم نے کہا ؛ ایک مرتبہ ہم سفیان ثوری کے ساتھ مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے ، پس ابوحنیفہ آیا اور بیٹھ گیا اور ہمیں اس کا پتہ نہ چلا ۔
تو جب سفیان نے اسکو دیکھا تو اس سے منہ پھیر لیا اور اسکی طرف پشت پھیر دی ۔

(۱۷۳)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۰ ؛
سلیمان بن حرب نے کہا ؛ ابوحنیفہ اور اس کے اصحاب اللہ کے راستے سے روکتے تھے ۔

(۱۷۴)کتاب السنۃ ج ۱ ص ۲۰۴ ؛
ابونعیم نے کہا ؛ قاضی شریک ، ابوحنیفہ کے بارے میں سخت بری رائے رکھتا تھا اور کہتا تھا ؛ ابوحنیفہ اور اس کے اصحاب کا مذہب نبی اکرمؐ کی حدیث کو رد کرنا ہے ۔

(۱۷۵)الکامل فی الضعفاء الرجال ج ۷ ص ۱۰ ؛
ابوبکر بن ابی داؤد نے کہا ؛ ابوحنیفہ پر جرح میں علماء کا اتفاق ہے ، اس لئے کہ بصرہ کے امام

ایوب سختیانی نے ابوحنیفه پر کلام کیا ہے اور کوفه کے امام سفیان ثوری نے ابوحنیفه پر کلام کیا ہے اور حجاز کے امام مالک بن انس نے ابوحنیفه پر کلام کیا ہے اور مصر کے امام لیث بن سعد نے ابوحنیفه پر کلام کیا ہے اور شام کے امام اوزاعی نے ابوحنیفه پر کلام کیا ہے اور خراسان کے امام عبداللہ بن مبارک نے ابوحنیفه پر کلام کیا ہے ، پس تمام اطراف کے محدثین کا ابوحنیفه پر جرح کرنے میں اجماع ہے۔

(۱۷۶)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۸ ؛
حنبل بن اسحاق نے کہا که جب بھی حمیدی ابوحنیفه که کنیت بیان کرتا تو اسے ابوجیفه (مردار کا باپ) کہتا اور اسکو نه چھپاتا تھا اور مسجد الحرام میں اپنے حلقه میں اس وقت ظاہر کرتا جب لوگ اس کے ارد گرد ہوتے تھے۔

(۱۷۷)کتاب السنة ج ۱ ص ۲۲۵ ؛
عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی نے کہا ؛

ابوحنیفه مرجئی تھا ، یه حق بات ہے ۔

(۱۷۸)کتاب السنة ج ۱ ص ۱۹۱ ؛
عثمان البتی نے کہا ؛ ابوحنیفه کے لیے ہلاکت ہو ، نہیں وہ غلطی کرتا که پھر اصلاح کرے ۔

(۱۷۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۲ ؛
امام شافعی نے کہا ؛ میں اصحاب ابی حنیفه کی ایک کتاب دیکھی جس میں ۱۳۰ اوراق تھے ، ان میں سے ۸۰ قرآن و سنت کے خلاف تھے ۔

(۱۸۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۷ ؛
شریک نے کہا ؛ کسی قبیله میں شراب فروش کا ہونا ، ابوحنیفه کے اصحاب ہونے سے بہتر ہے ۔

(۱۸۱)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۱ ؛
یزید بن ہارون نے کہا ؛ میں نے اصحاب ابوحنیفه سے زیاده ، نصاریٰ سے مشابهه کسی قوم کو نہیں

دیکھا ۔

(۱۸۲)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۸ ؛
عمر بن قیس نے کہا ؛ جو کوئی حق جاننے کا ارادہ کرے ، وہ کوفہ میں آئے اور دیکھے کہ ابوحنیفہ اور اسکے اصحاب کیا کہتے ہیں پس ان کی مخالفت کرے ۔

(۱۸۳)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۹ ؛
ابن عمار نے کہا ؛ اگر کسی چیز میں شک ہوجائے تو یہ دیکھا کرو کہ ابوحنیفہ کیا کہتا ہے ، پھر اس کی الٹ کیا کرو کیونکہ وہی حق ہے ۔

(۱۸۴)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۰ ؛
ابوحنیفہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنے باپ کو قتل کیا اور اپنی ماں سے نکاح کیا اور اپنے باپ کی کھوپڑی میں شراب نوش کی ؟
ابوحنیفہ نے کہا ؛ مؤمن ہے ۔

(۱۸۵)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۱ ؛
ابومسہر نے کہا ؛ ابوحنیفه فرقه مرجئه کا سر تھا ۔

(۱۸۶)کتاب الاباطیل والمناکیر للجورقانی ج ۲ ص ۱۴۰ ؛
ابوحنیفه متروک الحدیث ہے ۔

(۱۸۷)المعرفة والتاریخ ج ۲ ص ۷۸۹ ؛
شریک نے کہا ؛ ابوحنیفه تو صرف ایک خارش زدہ آدمی تھا ۔

(۱۸۸)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۹۰ ؛
وکیع بن جراح نے کہا ؛ میں نے ابوحنیفه کو ۱۰۰ احادیث کی مخالفت میں پایا ۔

(۱۸۹)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۰۹ ؛
عمار بن زریق نے کہا ؛ ابوحنیفه کی مخالفت کیا کرو تو ہی صحیح ہوگا ۔

(۱۹۰)تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۷ ؛
ابوعبدالرحمٰن نے سفیان بن عیینه سے پوچھا ؛ کیا میں

ابوحنیفہ سے کوئی چیز یاد کرسکتا ہوں ؟
سفیان نے کہا ؛ نہیں !

(۱۹۱) کتاب السنۃ ج ۱ ص ۲۰۲ ؛
جب ابوحنیفہ کے موت کی خبر آئی تو حماد بن زید نے کہا ؛ اس اللہ کی حمد کہ جس ابوحنیفہ سے زمین کا پیٹ بھردیا ۔

(۱۹۲) کتاب السنۃ ج ۱ ص ۲۰۴ ؛
شریک نے کہا ؛ اصحاب ابوحنیفہ ، خارش کا نام ہے ۔

(۱۹۳) کتاب السنۃ ج ۱ ص ۱۹۹ ؛
مالک بن انس نے کہا ؛ ابوحنیفہ نے سنت نبوی کو توڑ ڈالا ۔

(۱۹۴) کتاب السنۃ ج ۱ ص ۲۰۹ ؛
ابوجعفر بن سلیمان نے کہا ؛ اللہ کی قسم ، ابوحنیفہ کافر ہے ، جھمی ہے ۔

(۱۹۵)حوالہ ایضاً ؛
قاضی شریک نے کہا ؛ میری نظر میں ابوحنیفہ فاسد ہے ۔

(۱۹۶)الکامل فی الضعفاء الرجال ج ٦ ص ۱۷۴ ؛
احمد بن حنبل نے کہا ؛ نہ لکھو حدیث اصحاب ابوحنیفہ میں سے کسی ایک سے بھی ۔

(۱۹۷)کتاب السنۃ ج ۱ ص ۱۸۰ ؛
اسحاق بن منصور کوسج نے احمد بن حنبل سے پوچھا ؛ اگر کوئی مرد ابوحنیفہ سے اور اصحاب ابوحنیفہ سے بغض رکھے تو کیا اسے اس چیز کا اجر عطا ہوگا ؟
احمد بن حنبل نے کہا ؛ ہاں ، اللہ کی قسم !!!

(۱۹۸)کتاب السنۃ ج ۱ ص ۱۸۴ ؛
حماد بن ابی سلیمان ابوحنیفہ کو گالیاں دیتا تھا ۔

(۱۹۹)حوالہ ایضاً ؛

حماد نے ابوحنیفہ کو یا کافر اوریا زندیق کہا ۔

(۲۰۰)کتاب السنة لابن احمد ج ۱ ص ۱۹۶ ؛
سفیان ثوری نے کہا ؛ اللہ عزوجل ، ابوحنیفہ کی قبر کو آگ سے بھردے !!!

منمت مکمل ھوئی

باب الخامس

معلومات کتاب

اس کتاب میں ابو حنیفہ پر جرح کرنے والوں کی

مکمل فہرست،

ان کتابوں کی مکمل فہرست جن سے اس کتاب

میں روایات چنی گیئں۔

ابوحنیفہ پر جرح کرنے حضرات

(۰۰۱) ابراھیم بن اسحاق بغدادی الحربی ابو اسحاق۔
روایت نمبر (۱۲۶)۔

(۰۰۲) ابراھیم بن شماس سمرقندی۔
روایت نمبر (۹۵)۔

(۰۰۳) ابراھیم بن محمد بن حارث بن اسماء الکوفی ابو اسحاق الفزاری مشھور۔
روایت نمبر (۷۰) و (۳۷)۔

(۰۰۴) ابراھیم بن یعقوب سعدی ابو اسحاق جوزجانی۔
روایت نمبر (۷۶)۔

(۰۰۵) احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر
خراسانی، ابو عبدالرحمٰن النسائی، صاحب سنن۔
روایت نمبر (۱۱۷)۔

(۰۰۶) احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن
مہران، ابو نعیم الاصفہانی، صاحب حلیۃ الاولیاء۔
روایت نمبر (۱۴۸)۔

(۰۰۷) احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد شیبانی
ابو عبداللہ بغدادی، امام حنبلہ۔
روایت نمبر (۷۷) و (۷۸) و (۷۹) و (۱۰۰) و (۱۲۳)
و (۱۲۴) و (۱۲۵) و (۱۳۲) و (۱۹۶) و (۱۹۷)۔

(۰۰۸) اسحاق بن منصور المروزی ابو یعقوب کوسج۔
روایت نمبر (۱۹۷)۔

(۰۰۹) اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن ولید بن عبدالملک

بن مروان بن حکم الاموی۔
روایت نمبر (۳۰)۔

(۰۱۰) اسماعیل بن ابراھیم بن معمر ھروی قطیعی،
ابو معمر ھذلی۔
روایت نمبر (۱۲)۔

(۰۱۱) اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر
بن زرع قرشی شافعی، ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر
دمشقی شامی۔
روایت نمبر (۵۲) و (۵۳) و (٦۷)۔

(۰۱۲) اسود بن سالم ابو محمد عابد۔
روایت نمبر (۸۲) و (۹۰)۔

(۰۱۳) اشرم۔
روایت نمبر (۱۲۴)۔

(۰۱۴)ایوب بن ابی تمیمہ کیسان بصری، ابوبکر سختیانی۔
روایت نمبر (۱۵۵) و (۱۵۷) و (۱۷۵)۔

(۰۱۵)بشر بن ابی الازہر النیسابوری۔
روایت نمبر (۱۶۴)۔

(۰۱۶)جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین الشہید بن علی مرتضیٰ بن ابی طالب عمران، ابوعبداللہ الصادق علیہم السلام۔
روایت نمبر (۰۲) و (۱۰۶)۔

(۰۱۷)حجاج بن ارطاۃ، ابوارطاۃ النخعی الکوفی۔
روایت نمبر (۱۶۸)۔

(۰۱۸)حسن بن صالح بن حی، ابوعبداللہ ہمدانی الکوفی۔

روایت نمبر (۱۳۲) و (۱۶۷)۔

(۰۱۹) حسین بن عبداللہ النیسابوری۔
روایت نمبر (۸۸)۔

(۰۲۰) حفص بن غیاث بن طلق بن معاویہ، ابوعمر النخعی الکوفی۔
روایت نمبر (۹۳)۔

(۰۲۱) حماد بن زید بن درہم، ابو اسماعیل الازدی۔
روایت نمبر (۱۳۹) و (۱۶۶) و (۱۹۱)۔

(۰۲۲) حماد بن سلمہ بن دینار، ابو سلمہ ربعی۔
روایت نمبر (۵۵) و (۷۵) و (۱۴۵) و (۱۶۵)۔

(۰۲۳) حماد بن مسلم ابی سلیمان اشعری، ابو اسماعیل الکوفی۔

روایت نمبر (۱۸)و(۱۹)و(۱۹۸)و(۱۹۹)۔

(۰۲۴)حمدویہ۔

روایت نمبر (۸۱)۔

(۰۲۵)حنبل بن اسحاق بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی، ابو علی، احمد بن محمد بن حنبل کے بھائی کا بیٹا۔

روایت نمبر (۱۷۶)۔

(۰۲۶)سعید بن حکم بن محمد بن سالم ابو محمد جمحی، المعروف بہ ابن ابی مریم۔

روایت نمبر (۹۹)۔

(۰۲۷)سعید بن سالم القداح، ابو عثمان مکی۔

روایت نمبر (۸۴)۔

(۰۲۸)سعید بن عبدالعزیز، ابو محمد التنوخی۔
روایت نمبر (۲۷)و (۵۴)۔

(۰۲۹)سفیان بن سعید بن مسروق، ابو عبداللہ الثوری۔
روایت نمبر (۰۴)و (۰۵)و (۸۷)و (۱۱۵)و (۱۱۹)و (۱۲۰)و (۱۲۲)و (۱۳۲)و (۱۴۲)و (۱۶۷)و (۱۷۱)و (۱۷۲)و (۱۷۵)و (۲۰۰)۔

(۰۳۰)سفیان بن عیینہ بن میمون، ابو محمد الہلالی الکوفی۔
روایت نمبر (۲۵)و (۵۶)و (۵۷)و (۱۹۰)۔

(۰۳۱)سلام بن ابی مطیع، ابو سعید الخزاعی۔
روایت نمبر (۱۵۷)۔

(۰۳۲)سلمہ بن حکیم۔
روایت نمبر(۱۵۶)۔

(۰۳۳)سلمہ بن عمرو القاضی۔
روایت نمبر(۲۱)۔

(۰۳۴)سلیمان بن حرب القاضی، ابو ایوب الواشحی۔
روایت نمبر(۱۷۳)۔

(۰۳۵)شریک بن عبداللہ القاضی، ابو عبداللہ النخعی الکوفی۔
روایت نمبر(۱۰)و(۱۱)و(۱۲)و(۹۴)و(۱۵۹)و(۱٦۷)و(۱۷۴)و(۱۸۰)و(۱۸۷)و(۱۹۲)و(۱۹۵)۔

(۰۳٦)شعبہ بن حجاج بن ورد، ابو بسطام ازدی۔
روایت نمبر(۱۴۴)و(۱۴۵)۔

(۰۳۷)عبدالاعلیٰ بن مسھر بن ابی دارمہ الغسانی،

ابو مسھر دمشقی۔

روایت نمبر (۱۴۳)و(۱۸۵)۔

(۰۳۸)عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد الدمشقی،

ابو عمرو اوزاعی۔

روایت نمبر (۸۹)و(۱۲۱)و(۱۳۲)و(۱۳۸)و

(۱۵۸)و(۱۷۵)۔

(۰۳۹)عبدالرحمٰن بن مھدی بن حسان، ابو سعید

بصری۔

روایت نمبر (۸۰)و(۱۳۴)۔

(۰۴۰)عبدالرزاق بن ھمام بن نافع الحمیری، ابو بکر

الصنعانی۔

روایت نمبر (۱۷۷)۔

(۰۴۱)عبدالعزیز بن ولی اللہ شاہ محدث دھلوی۔
روایت نمبر (۷۲)۔

(۰۴۲)عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن الکوفی، ابو محمداودی۔
روایت نمبر (۲۹)و(۱۰۸)و(۱۱۶)۔

(۰۴۳)عبداللہ بن زبیر قرشی اسدی مکی، ابو بکر حمیدی۔
روایت نمبر (۵۰)و(۱۷۶)۔

(۰۴۴)عبداللہ بن سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی، ابو بکر بن ابو داؤد السجستانی۔
روایت نمبر (۱۳۲)و(۱۷۰)و(۱۷۵)۔

(۰۴۵)عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی قرشی تمیمی، ابو بکر

بن ابی قحافہ اصحابی، خلیفۃُ السقیفہ۔
روایت نمبر (۱۰۰)۔

(۰۴۶)عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد بن مبارک الجرجانی، ابو احمد ابن عدی۔
روایت نمبر (۱۳۵)۔

(۰۴۷)عبداللہ بن عون بن ارطبان مزنی، ابو عون بصری۔
روایت نمبر (۹۱)و(۱۴۰)۔

(۰۴۸)عبداللہ بن مبارک بن واضح خوارزمی، ابو عبدالرحمٰن حنظلی۔
روایت نمبر (۴۹)و(۶۲)و(۶۳)و(۸۳)و(۸۸)و(۹۵)و(۹۶)و(۱۰۵)و(۱۲۷)و(۱۲۸)و(۱۲۹)و(۱۳۰)و(۱۷۵)۔

(۰۴۹)عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ دینوری ابو محمد۔

روایت نمبر (۱۴)۔

(۰۵۰)عبداللہ بن محمد بن ابراھیم ابی شیبہ بن عثمان بن ابی بسکر بن ابی شیبہ الکوفی العبسی، ابو بکر ابن ابی شیبہ۔

روایت نمبر (۰۹)۔

(۰۵۱)عبداللہ بن نمیر الکوفی، ابو ھشام الھمدانی۔

روایت نمبر (۹۷)۔

(۰۵۲)عبداللہ بن یزید عمری مکی، ابو عبدالرحمٰن مقریٔ۔

روایت نمبر (۱۰۱) و (۱۰۲) و (۱۶۲)۔

(۰۵۳)عبدالوارث بن سعید، ابو عبیدہ العنبری۔

روایت نمبر (۲۴)۔

(۰۵۴)عثمان بن مسلم البتی، ابو عمرو البصری۔
روایت نمبر (۱۷۸)۔

(۰۵۵)علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام بن عبد المطلب علیہ السلام
بن ہاشم علیہ السلام بن عبد المناف علیہ السلام بن قصی علیہ السلام بن
کلاب علیہ السلام ہاشمی ابو الحسن علیہ السلام امیر المؤمنین علیہ السلام،
مولا علی علیہ السلام۔
روایت نمبر (۷۲)۔

(۰۵۶)علی بن عاصم بن صہیب، ابو الحسن
واسطی۔
روایت نمبر (۵۹)۔

(۰۵۷)علی بن عبداللہ بن جعفر ابن نجیح سعدی،

ابو الحسن ابن مدینی۔

روایت نمبر (۱۵۰)۔

(۰۵۸) علی بن عثام بن علی العامری الکوفی۔

روایت نمبر (۱۱۴)۔

(۰۵۹) علی بن عمر بن احمد بن مہدی بغدادی،

ابو الحسن دار قطنی۔

روایت نمبر (۱۵۳)۔

(۰۶۰) عمار بن رزیق الکوفی۔

روایت نمبر (۱۸۹)۔

(۰۶۱) عمر بن احمد بن عثمان بن احمد البغدادی،

ابو حفص ابن شاہین۔

روایت نمبر (۱۱۸)۔

(۰۶۲)عمر بن قیس۔
روایت نمبر (۱۸۲)۔

(۰۶۳)عمرو بن علی بن بحر بن کنیز الصیرفی،
ابو حفص الفلاس۔
روایت نمبر (۱۵۲)۔

(۰۶۴)عیسیٰ بن عیسیٰ۔
روایت نمبر (۲۲)۔

(۰۶۵)فضل بن دکین عرف عمرو بن حماد بن زهیر
الکوفی، بو نعیم الملائی۔
روایت نمبر (۱۷۲)و (۱۷۴)۔

(۰۶۶)قاسم بن سلام اللغوی، ابو عبید البغدادی۔
روایت نمبر (۸۲)۔

(۰٦۷) لیث بن سعد الفهمی، ابو الحارث الاصفهانی۔
روایت نمبر (۱۷۵)۔

(۰٦۸) مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث الاصبحی، ابو عبداللہ مدنی، امام مالکیہ۔
روایت نمبر (۰۳) و (۲۴) و (۷۴) و (۱۰۷) و (۱۰۸) و (۱۱۰) و (۱۱۱) و (۱۱۲) و (۱۱۳) و (۱۳۲) و (۱۷۵) و (۱۹۳)۔

(۰٦۹) محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری خزرجی، ابو عبداللہ قرطبی۔
روایت نمبر (۱۴۷)۔

(۰۷۰) محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبدیزید بن ہاشم بن المطلب بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب مطلبی، ابو عبداللہ امام الشافعی، امام شافعیہ۔

روایت نمبر (۵۸) و (۷۳) و (۱۰۹) و (۱۳۲) و (۱۷۹)۔

(۱۷۰) محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیره بن بردزبه الجعفی، ابو عبداللہ البخاری، صاحب صحیح البخاری۔
روایت نمبر (۸۵)۔

(۱۷۲) محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد بن سهید بن هدیه بن مره بن سعد بن یزید بن مره بن زید بن عبداللہ بن دارم بن حنظله بن مالک بن زید مناة بن تمیم تمیمی الحنظلی، ابو حاتم ابن حبان البستی، صاحب صحیح ابن حبان۔
روایت نمبر (۹۲)۔

(۱۷۳) محمد بن حماد الطهرانی، ابو عبداللہ الرازی۔
روایت نمبر (۱۷)۔

(۱۷۴) محمد بن حیان۔
روایت نمبر (۹۸)۔

(۷۵۰)محمد بن سعد کاتب واقدی، صاحب طبقات الکبیر۔

روایت نمبر (۱۵۴)۔

(۷۶۰)محمد بن عامر الطائی۔

روایت نمبر (۰۱)۔

(۷۷۰)محمد علیہ السلام بن عبداللہ علیہ السلام بن عبدالمطلب علیہ السلام بن ہاشم علیہ السلام بن عبدالمناف علیہ السلام بن قصی علیہ السلام بن کلاب علیہ السلام ہاشمی، مکی، مدنی، قرشی، سردار دوجہاں جناب رسول خدا، نبی اکرم، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

روایت نمبر (۷۱)۔

(۷۸۰)محمد بن عبداللہ بن صالح الاسدی۔

روایت نمبر (۱۳۲)۔

(۷۹۰)محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی، ابوجعفر بغدادی۔

روایت نمبر (۱۸۳)۔

(۰۸۰)محمد بن عبدالوهاب القناد، ابویحیٰ الکوفی۔
روایت نمبر (۱۱۴) و (۱۴۱)۔

(۰۸۱)محمد بن عمر بن واقد اسلمی مدنی، ابو عبداللہ
واقدی۔
روایت نمبر (۱۴۹)۔

(۰۸۲)محمد بن محمد بن محمد الطوسی، ابو حامد
الغزالی، امام الحرمین الشریفین۔
روایت نمبر (۱۳۶) و (۱۳۷)۔

(۰۸۳)محمد بن مسلمہ۔
روایت نمبر (۸۱)۔

(۰۸۴)محمد بن نصر، ابو عبداللہ المروزی۔
روایت نمبر (۶۵)۔

(۰۸۵)محمد بن یوسف بن واقد الترکی، ابو عبداللہ الفریابی۔

روایت نمبر (۸۷) و (۱۴۲)۔

(۰۸۶) مزاحم بن زفر بن الحارث الضبی العامری الکوفی۔
روایت نمبر (۱۰۴)۔

(۰۸۷) مسلم بن الحجاج القشیری، ابو الحسین النیسابوری، صاحب صحیح مسلم۔
روایت نمبر (۱۳۳)۔

(۰۸۸) معاذ بن معاذ بن نصر بن حسان قاضی، ابو المثنی العنبری۔
روایت نمبر (۱۳)۔

(۰۸۹) منصور بن سلمہ، ابو سلمہ الخزاعی۔
روایت نمبر (۱۴۵)۔

(۰۹۰)منصور بن ابی مزاحم۔
روایت نمبر (۱۰۷)۔

(۰۹۱)مؤمل بن اسماعیل، ابو عبدالرحمٰن البصری۔
روایت نمبر (۱۷)۔

(۰۹۲)نضر بن شمیل البصری، ابو الحسن المازنی۔
روایت نمبر (۸۶) و (۱۴۶)۔

(۰۹۳)وضاح بن خالد واسطی، ابو عوانہ البزاز۔
روایت نمبر (۵۱)۔

(۰۹۴)وکیع بن جراح بن ملیح، ابو سفیان رواسی۔
روایت نمبر (۰۶) و (۱۸۸)۔

(۰۹۵)ولید بن مسلم دمشقی، ابو العباس الاموی۔
روایت نمبر (۱۱۲)۔

(۰۹٦)ھشیم بن بشیر بن قاسم ابی خازم بن دینار،
ابو معاویہ واسطی۔
روایت نمبر (۹۸)۔

(۰۹۷)یحیٰ بن حمزہ بن واقد الحضرمی قاضی،
ابو عبدالرحمٰن الدمشقی۔
روایت نمبر (۲٦)۔

(۰۹۸)یحیٰ بن سعید بن فروخ التمیمی، ابو سعید
القطان۔
روایت نمبر (۱٦۹)۔

(۰۹۹)یحیٰ بن معین، ابوزکریا۔
روایت نمبر (۱۵)و(۹۹)و(۱۳۱)۔

(۱۰۰)یزید بن زریع، ابو معاویہ بصری۔
روایت نمبر (۲۸)۔

(۱۰۱)یزید بن ھارون بن زاذی، ابو خالد السلمی۔

روایت نمبر (۱۸۱)۔

(۱۰۲)یعقوب بن ابراھیم الانصاری، القاضی

ابویوسف۔

روایت نمبر (۲۰)و(۸۴)۔

(۱۰۳)یوسف بن اسباط الشیبانی۔

روایت نمبر (۰۸)و(۱۶)و(۲۱)و(۲۲)۔

(۱۰۴)یوسف بن عثمان امیر الکوفہ۔

روایت نمبر (۲۳)۔

(۱۰۵)ابو اسحاق الطالقانی۔

روایت نمبر (۱۰۵)۔

(۱۰۶)ابوبکر بن عیاش۔

روایت نمبر(۹۰)و(۱٦۰)۔

(۱۰۷)ابوجعفرابن سلیمان۔

روایت نمبر(۱۹۴)۔

(۱۰۸)ابوعبدالرحمٰن۔

روایت نمبر(۱۹۰)۔

(۱۰۹)ابن ابی حاتم الرازی۔

روایت نمبر(۱٦۳)۔

(۱۱۰)ابن الغلابی۔

روایت نمبر(۱۵۱)۔

جرح کرنے والوں کی کل تعداد (۱۱۰) حضرات ۔

ماشاءاللہ ۔

کتابیں اور ان سے لی گئی روایات

(۰۱)تاریخ بغداد ؛
طبعۃ ؛ طبعۃ الاولیٰ دارالکتب علمیہ بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ خطیب بغدادی ابوبکر ۔
روایات ؛ (۰۱) و (۰۵) و (۰۹) و (۱۰) و (۱۱) و (۱۲) و (۱۵) و (۱۶) و (۱۷) و (۱۸) و (۱۹) و (۲۰) و (۲۱) و (۲۲) و (۲۳) و (۲۴) و (۲۵) و (۲۶) و (۲۷) و (۲۸) و (۲۹) و (۳۰) و (۳۱) و (۳۲) و (۳۳) و (۳۴) و (۳۵) و (۳۶) و (۳۷) و (۳۸) و (۳۹) و (۴۵) و (۴۹) و (۵۰) و (۵۴) و (۵۷) و (۵۸) و (۷۱) و (۷۳) و (۷۹) و (۸۰) و (۸۱) و (۸۲) و (۸۴) و (۸۶) و (۸۷) و (۸۸) و (۱۰۵) و (۱۰۹) و (۱۱۰) و (۱۱۱) و (۱۱۴) و (۱۱۵) و (۱۱۶) و (۱۲۱) و (۱۲۲) و (۱۲۴) و (۱۲۵) و (۱۲۶) و (۱۲۷) و (۱۲۸) و (۱۲۹) و (۱۳۰) و (۱۳۲) و

(١٣٨) و (١٣٩) و (١٤٠) و (١٤١) و (١٤٢) و (١٤٣) و (١٥٠) و (١٥١) و (١٥٢) و (١٦٣) و (١٦٨) و (١٦٩) و (١٧٠) و (١٧٣) و (١٧٦) و (١٧٩) و (١٨٠) و (١٨١) و (١٨٢) و (١٨٣) و (١٨٤) و (١٨٥) و (١٨٨) و (١٨٩) و (١٩٠) -

(٠٢)كتاب السنة ؛

طبعة ؛ الاولىٰ دار ابن القيم -

مصنف ؛ عبدالله بن احمد بن حنبل -

روايات ؛ (٥١) و (٥٥) و (٥٦) و (٥٩) و (٦٠) و (٦١) و (٦٢) و (٨٩) و (٩٠) و (٩٣) و (٩٥) و (٩٦) و (٩٨) و (١٠٠) و (١٠٧) و (١٠٨) و (١٥٨) و (١٦٢) و (١٦٥) و (١٦٦) و (١٦٧) و (١٧١) و (١٧٢) و (١٧٤) و (١٧٧) و (١٧٨) و (١٩١) و (١٩٢) و (١٩٣) و (١٩٤) و (١٩٥) و (١٩٧) و (١٩٨) و (١٩٩) و (٢٠٠) -

(۰۳)الکامل فی الضعفاء الرجال ؛
طبعة ؛ طبعة الاولیٰ ، دار الفکر بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ ابواحمد ابن عدی ۔
روایات ؛ (٦٦) و (۷۵) و (۹۹) و (۱۰۳) و (۱۱۲) و (۱۱۳) و (۱۳۵) و (۱۴٦) و (۱۷۵) و (۱۹٦) ۔

(۰۴)کتاب الضعفاء الکبیر ؛
طبعة ؛ طبعة الثانیه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ ابوجعفر العقیلی ۔
روایات ؛ (۰٦) و (۰۷) و (۰۸) و (۱۳) و (۷۷) و (۷۸) و (۸۳) و (۹۱) و (۹۷) و (۱۲۰) و (۱۲۳) و (۱۳۱) و (۱۳۴) و (۱۴۴) و (۱۴۵) و (۱۵۵) و (۱۵٦) و (۱۵۹) و (۱٦۰) و (۱٦۱) ۔

(۰۵)معرفة المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین ؛

طبعة ؛ طبعة دارالکتب المصریه ۔
مصنف ؛ ابوحاتم ابن حبان البستی ۔
روایات ؛ (۰۴) و (۹۲) و (۹۴) و (۱۰۶) و (۱۱۹) ۔

(۰۶)کتاب المصنف فی الاحادیث والآثار ؛
طبعة ؛ اولیٰ دارالفکر بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ ابوبکر ابن ابی شیبه ۔
روایات ؛ (۴۰) و (۴۱) و (۴۲) و (۴۳) و (۴۴) و (۶۸) و (۶۹) و (۷۰) ۔

(۰۷)تاریخ الکبیر ؛
مصنف ؛ امام بخاری ۔
روایت ؛ (۸۵) ۔

(۰۸)الکنیٰ والاسماء ؛
طبعة ؛ اولیٰ ، عمادة البحث العلمی بالجامعة

الاسلامیه ، مدینة المنوره ، المملکة العربیه السعودیه ـ

مصنف ؛ امام مسلم ـ

روایت ؛ (١٣٣) ـ

(٠٩)کتاب الضعفاء والمتروکین ؛

طبعة ؛ طبعة اولیٰ جدیده ، دارالمعرفة بیروت لبنان ـ

مصنف ؛ امام نسائی ـ

روایت ؛ (١١٧) ـ

(١٠)کتاب المنخول من تعلیقات الاصول ؛

طبعة ؛ طبعة الثالثه ، دارالفکر المعاصر بیروت لبنان ـ

مصنف ؛ ابوحامد الغزالی ـ

روایات ؛ (١٣٦) و (١٣٧) ـ

(۱۱)الجرح و التعدیل ؛
طبعة ؛ طبعة الاولیٰ ، مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانیه ، حیدرآباد دکن الهند ، دار احیاء الثرات العربی بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ ابن ابی حاتم الرازی ۔
روایت ؛ (۱۰۱) ۔

(۱۲)تاریخ اسماءُ الثقات ؛
طبعة ؛ دار السلفیه کویت ۔
مصنف ؛ حافظ ابن شاہین ۔
روایت ؛ (۱۱۸) ۔

(۱۳)صحیح ابن خزیمه ؛
طبعة ؛ طبعة الثانیه المکتب الاسلامی بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ محمد بن اسحاق بن خزیمه ۔
روایت ؛ (٦۴) ۔

(١٤)احوال الرجال ؛
طبعة ؛ حديث اكادمی ، فيصل آباد پاکستان ۔
مصنف ؛ ابواسحاق جوزجانی ۔
روایت ؛ (٦٧) ۔

(١٥)الهدايه فی شرح بدايه ؛
مصنف ؛ ابوالحسن الفرغانی مرغينانی ۔
روايات ؛ (٤٦) و (٤٧) ۔

(١٦)مختصر قيام الليل و قيام رمضان و كتاب الوتر ؛
طبعة ؛ حديث اكادمی فيصل آباد پاکستان ۔
روایت ؛ (٦٥) ۔

(١٧)الاباطيل والمناكير والصحاح والمشاہير ؛
طبعة ؛ طبعة الرابعه ، دار الصميعی للنشر والتوزيع الرياض ، المملكة العربية السعوديه ،

مؤسسة دار الدعوة التعليمية الخيرية الهند ۔
روایت ؛ (۱۸٦) ۔

(۱۸)کتاب الضعفاء ؛
طبعة ؛ دارالثقافت ، دارالبیضاء المغرب ۔
مصنف ؛ حافظ ابونعیم الاصفہانی ۔
روایت ؛(۱۴۸) ۔

(۱۹)العلل الکبیر ؛
طبعة ؛ طبعة الاولیٰ ، عالم الکتب ، مکتبة
النہضة العربیة بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ امام ابوعیسیٰ الترمذی ۔
روایت ؛ (۱۰۲) ۔

(۲۰)سنن دارقطنی ؛
طبعة ؛ طبعة الاولیٰ ، دار الکتب العلمیه بیروت
لبنان ۔

مصنف ؛ ابوالحسن دارقطنی ۔
روایت ؛ (۱۵۳) ۔

(۲۱)جامع الاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی ؛
طبعۃ ؛ الثانیہ ، دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ ابوعبداللہ قرطبی ۔
روایت ؛ (۱۴۷) ۔

(۲۲)تفسیر قرآن العظیم ؛
طبعۃ ؛ دار المعرفۃ بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ عمادالدین ابوالفداء ابن کثیر شامی ۔
روایات ؛ (۵۲) و (۵۳) و (٦۷) ۔

(۲۳)فتاویٰ قاضی خاں ؛

طبعة ؛ دار الکتب العلمیه ، بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ قاضی خان فرغانی ۔
روایت ؛ (۴۸) ۔

(۲۴)فتاویٰ عزیزی کامل اردو ؛
طبعة ؛ ناشر ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۔
مصنف ؛ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ۔
روایت ؛ (۷۲) ۔

(۲۵)جامع البیان العلم و فضلہٖ ؛
مصنف ؛ ابن عبدالبر نمیری ۔
روایت ؛ (۰۳) و (۷۴) ۔

(۲۶)المعرفة والتاریخ ؛
طبعة ؛ طبعة الثانیه مؤسسة الرسالة بیروت لبنان ۔
مصنف ؛ یعقوب الفسوی ۔

روایات ؛ (۱۰۴) و (۱۵۷) و (۱۶۴) و (۱۸۷) ۔

(۲۷)اعلام الموقعین عن الرب العالمین
ترجمہ اردو ؛
طبعۃ ؛ مکتبۃ القدوسیہ لاہور باکستان ۔
مصنف ؛ ابن القیم الجوزیہ ۔
روایت ؛ (۰۲) ۔

(۲۸)کتاب المعارف ؛
طبعۃ ؛ طبعۃ الثانیہ ، الہیئۃ المصریہ العامۃ للکتاب القاہرہ ۔
مصنف ؛ ابن قتیبہ الدینوری ۔
روایت ؛ (۱۴) ۔

(۲۹)تاویل مختلف الحدیث ؛
طبعۃ ؛ طبعۃ الثانیہ المکتبت الاسلامی

مؤسسة الاشراق -

مصنف ؛ ابن قتیبه دینوری -

روایت ؛ (۶۳) -

(۳۰)طبقات الکبیر ؛

طبعة ؛ دار صادر بیروت لبنان -

مصنف ؛ ابن سعد کاتب واقدی -

روایات ؛ (۱۴۹) و (۱۵۴) -

اختتام پذیر

احقر کا فرض پورا ہوا بمدد خدا و رضائے رسولؐ و آلِ رسولؐ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ الْعَجِّلْ فَرَجَھُمْ

والسلام

ابوجعفر منتظر مهدی امامی

COMPLETED!

01:03 a.m

19-04-2020

Sunday

at Larkana.

by : Abu Jafar Muntazir Mehdi Imami.

Book Name : Qaul us Sultan.